2/21

965/63

استفتاء

سوال: صورت مسئلہ: ایک شخص اپنی بیوی کو غصے کی حالت طلاق دیتا ہے وہ ایک، دو کہتا ہے تو بیوی پڑوس کے گھر بھاگ جاتی ہے اور شوہر خاموش ہو جاتا ہے اور اس وقت طلاق کا لفظ اس نے استعمال نہیں کیا صرف ایک، دو ہی کہا تھا۔ پھر شوہر بھی بیوی کے پیچھے پڑوس کے گھر چلا جاتا ہے اور راستے میں تین چھوٹے پتھر اٹھا لیتا ہے وہاں پہنچ کر وہ ایک پتھر بیوی کی طرف پھینکتا ہے اور کہتا ہے ایک، اور دوسرا پھینکتے ہوئے کہتا ہے دو، جب تیسرا پھینکتا ہے تو کہتا ہے تم مجھ پر طلاق ہو (پشتو میں: تہ پہ ما طلاقہ ئی) پڑوس کے گھر شوہر نے جو کچھ کہا اس کے بارے میں شوہر کا کہنا ہے کہ وہ غصے کی حالت میں تھا اسے اپنے الفاظ صحیح یاد نہیں جبکہ وہاں موجود تین عورتیں وہی الفاظ بیان کر رہی ہیں جو اوپر صورت مسئلہ میں مذکور ہیں۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں کتنی طلاقیں ہوئیں؟

بینوا توجروا

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۹/۱۳۵
مورخہ

سائل
عطاء الرحمن
صوابی

Ph: 0334-6033852

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

مذکورہ صورت میں شوہر تین پتھر اٹھا کر بیوی کی طرف پھینک کر کہتا ہے کہ ایک اور پھر دوسرا پھینک کر کہتا ہے دو، اور جب تیسرا پھینکتا ہے، تو کہتا ہے تم مجھ پر طلاق ہو۔

صورتِ مسؤلہ میں پہلے یہ سمجھ لیں کہ "ایک دو" محض عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ نہ تو طلاق کے صریح الفاظ ہیں اور نہ کنایاتِ طلاق میں سے ہیں، جب تک ان کے ساتھ طلاق کے صریح الفاظ یا بیوی کی طرف صراحۃً اضافت نہ ہو اُس وقت تک صرف ان اعداد سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی، لہٰذا ایک دو کے ساتھ تین پتھر پھینکنے سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

البتہ اس کے بعد شوہر نے جو یہ کہا کہ "تم مجھ پر طلاق ہو" تو یہ جملہ بھی پہلے دو جملوں کی تفسیر نہیں ہے، بلکہ ایک مستقل جملہ ہے، لہٰذا اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، جس کا حکم یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر اندر رجوع کرسکتا ہے، اور رجوع کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ شوہر دو گواہوں کی موجودگی میں بیوی کے علم میں لاکر یہ الفاظ کہدے کہ میں نے اپنی بیوی کو دوبارہ اپنے نکاح میں لوٹا لیا، اس سے رجوع ہو جائے گا، اور عدت کے بعد باہمی رضامندی سے نئے مہر پر دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے، البتہ آئندہ شوہر کو صرف دو طلاقوں کا اختیار ہوگا، لہٰذا آئندہ طلاق کے بارے میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

فی الاختیار لتعلیل المختار : (ج:١ ص:٣٤)

وصريح الطلاق لا يحتاج إلى نية وهو نوعان: أحدهما أنت طالق ومطلقة وطلقتك۔ والثانى أنت الطلاق وأنت طالق الطلاق وأنت طالق طلاقاً، فالأول تقع به طلقة واحدة رجعية ولا تصح فيه نية الثنتين والثلاث۔ والثانى تقع به واحدة رجعية وتصح فيه نية الثلاث دون الثنتين۔

فی الاشباہ والنظائر : (ج:١ ص:٢٩)

لا تصح نية الثلاث فى أنت طالق ولا نية [illegible] نية الثنتين فى المصدر : أنت الطلاق إلا أن تكون المرأة أمة وتصح نية الثلاث

الطَّلَاقُ عَلَى ضَرْبَيْنِ : صَرِيحٌ وَكِنَايَةٌ ۔

فی العنایۃ : ج:٥ ص:١٩٦)

فَالصَّرِيحُ قَوْلُهُ : أَنْتِ طَالِقٌ وَمُطَلَّقَةٌ وَطَلَّقْتُكِ فَهَذَا يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ الرَّجْعِيُّ لِأَنَّ هَذِهِ

Scanned by CamScanner

بِالنَّصِّ وَلَا يَفتَقِرُ إِلَى النِّيَّةِ لِأَنَّهُ صَرِيحٌ فِيهِ لِغَلَبَةِ الِاستِعمَالِ وَكَذَا إِذَا نَوَى الإِبَانَةَ......قَالَ وَلَا يَقَعُ بِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ وَإِن نَوَى أَكثَرَ مِن ذَلِكَ......وَإِذَا قَالَ : أَنتِ الطَّلَاقُ أَو أَنتِ طَالِقٌ الطَّلَاقَ أَو أَنتِ طَالِقٌ طَلَاقًا فَإِن لَم تَكُن لَهُ نِيَّةٌ أَو نَوَى وَاحِدَةً أَو ثِنتَينِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ رَجعِيَّةٌ...... وَلَا تَصِحُّ نِيَّةُ الثِّنتَينِ فِيهَا خِلَافًا لِزُفَرَ .

وَقَولُهُ وَلَا يَقَعُ بِهِ مِن كَلَامِ القُدُورِيِّ مُتَّصِلٌ بِقَولِهِ وَهَذَا يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ : أَي لَا يَقَعُ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الأَلفَاظِ الثَّلَاثَةِ المَذكُورَةِ إِلَّا وَاحِدَةٌ وَإِن نَوَى أَكثَرَ مِن ذَلِكَ. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

۱ ارفروری ۲۰۱۰ء

الجواب صحیح

۷/۵/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۷/۵/۱۴۳۲ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۹/۱۳۵۰
مورخہ ۷/۵/۱۴۳۲ھ
۱۱/۲/۲۰۱۱
دار العلوم کراچی

مفتی
دار العلوم کراچی